نواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 22اپریل 2019

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ خوراک

بروز منگل 15 جنوری 2019 اور بروز بدھ 20 فروری 2019 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

ضلع چنیوٹ کی حدود میں شوگر ملز مالکان کے نام اور کسانوں کو ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*381: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ کی حدود میں کون کون سی شوگر ملز ہیں ان کے اوران کے مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان ملوں نے کرشنگ سیزن سال 2016 اور 2017 میں کتنا گنا خرید کیا تفصیل مل وائز بتائیں؟

(ج) ان ملوں نے کتنی رقم کسانوں کی ان سالوں کی گنا کی ادا کرنی ہے مل وائز بتائیں؟

(د) ان ملوں سے ان سالوں کے دوران کتنی رقم شوگر سیس کی مد میں وصول کی گئی اور کتنی بقایا ہے مل وائز بتائیں؟

(ہ) ان دو سالوں کی دوران شوگر سیس فنڈ سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے ابھی جاری ہیں؟

(و) شوگر سیس فنڈز کے استعمال کی اجازت کون دیتا ہے اگر کوئی کمیٹی ہے تو اس کے ممبران کے نام بتائیں؟

(تاریخ وصولی 5 اکتوبر 2018 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2018)

جواب

وزیر خوراک

(الف)سفینہ شوگر مل کے مالک کا نام نعمان احمد خان، رمضان شوگر مل کے مالک کا نام میاں سلیمان شہباز شریف اور مدینہ شوگر مل کے مالک کا نام میاں محمد رشید ہے۔

(ب)سفینہ شوگر مل:

2016-17 = 1,038,143 Ton

2017-18 = 973,670 Ton

رمضان شوگر مل:

2016-17 = 982,304 M.Ton

2017-18 = 944,089 M.Ton

مدینہ شوگر مل:

2016-17 = 1,205,955,434 M.Ton

2017-18 = 1,084,801,180 M.Ton

(ج) تمام شوگر ملز نے کسانوں کی ان سالوں کی تمام رقم ادا کر دی ہے۔

(د)سفینہ شوگر مل:

2016-17 = Rs.77,860,730

2017-18 = Rs.73,025,234

رمضان شوگر مل:

2016-17 = Rs.73,672,813

2017-18 = Rs.70,806,659

مدینہ شوگر مل:

2016-17 = Rs.90,446,658

2017-18 = Rs.81,360,089

(ہ)مذکورہ بالا تمام ملز نے شوگر سیس فنڈ کی سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔

سیریل نمبرر	نام منصوبہ	لاگت	سال	کیفیت
1	تعمیر سڑک اڈا جامعہ تا گڈیاں والا پل	13.500	2016-17	مکمل
2	تعمیر سروس روڈ ملحقہ مین روڈ گرین سٹور تا جامعہ آباد	25.574	2016-17	مکمل
3	تعمیر سڑک درو ہٹہ تا عدلانہ لنک سڑک کالونی موڑ تا	17.730	2016-17	جاری

نوٹ: سال 18-2017 میں چار کروڑ انسٹھ لاکھ وصول ہوئے۔ جن کے منصوبے ابھی منظوری کے مراحل میں ہیں جو کہ شوگر سیس کمیٹی کے فریش نوٹیفکیشن کے بعد منظور ہوں گے۔

(و) شوگر فنڈ کے استعمال کے لئے ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی جو کہ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے۔ منصوبوں کو کلیئر کر کے ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی، جو کہ ڈویژنل کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے۔، کے پاس بھیجتی ہے، جس میں منصوبے پاس کیے جاتے ہیں۔ ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈسٹرکٹ شوگر ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Deputy Comissioner
2. Deputy Director Agriculture (Ext)
3. Additional Deputy Comissioner (F&P)
4. XEN Highway
5. Reps. of P&D
6. 02 Reps. of each Sugar Mills
7. 02 Reps . of Growers of each Sugar Mills.

ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Divisional Commissioner
2. Deputy Commissioner
3. Director (Dev. & Finance)
4. Reps. of P&D
5. S.E Highways.
6. Deputy Director Agriculture (Ext.)
7. Deputy Director (Food).
8. MD/GM or a Reps of each Sugar Mills.

9. Reps. of Growers.

(تاریخ وصولی جواب 13 دسمبر 2018)

بروز بدھ 20 فروری 2019 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

صوبہ میں سستی روٹی کے منصوبہ پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*884: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دور حکومت میں سستی روٹی سکیم پر اربوں روپے خرچ کئے گئے ؟

(تاریخ وصولی 14 دسمبر 2018 تاریخ ترسیل 30 جنوری 2019)

جواب

وزیر خوراک

جی ہاں یہ درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دوران سستی روٹی اسکیم کے تحت محکمہ خوراک پنجاب کی طرف سے 504325 میٹرک ٹن گندم جاری ہوئی۔ جس پر سبسڈی کی مد میں مبلغ 13.374 ارب روپے خرچ ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 فروری 2019)

پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قیام اور اغراض ومقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*994: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کب اور کس قانون کے تحت قائم کی گئی اور اس اتھارٹی کا مکمل دائرہ اختیار کیا ہے ؟

(ب) کیا ضلع ساہیوال میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر قائم ہے اگر ہاں تو کب سے اور کہاں بنایا گیا ہے دفتر ہذا میں کتنے آفیسرز و ملازمین کب سے تعینات ہیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی ساہیوال کے قیام سے تاحال مکمل کارکردگی رپورٹ، جرمانہ جات اور وارننگز کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(د) فوڈ اتھارٹی کس قانون کے تحت جرمانہ کرتی ہے کیا وارننگ بھی جاری کی جاتی ہے نیز کسی بھی ہوٹل یا ریسٹورنٹ یا جگہ کا معائنہ کرنے کا معیار کیا ہے، تاحال ضلع ساہیوال میں کس کس جگہ کا معائنہ کیا، کتنی وارننگ اور کتنے جرمانے کیے؟

(تاریخ وصولی 27 دسمبر 2018 تاریخ ترسیل 26 فروری 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی مورخہ 02 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی بعد ازاں مورخہ 18 جولائی 2017 کے نوٹیفیکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں بڑھا دیا گیا ہے۔ پنجاب فوڈ تھارٹی صوبہ بھر میں پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے سیکشن 7 کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرتی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 ضمنی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ساہیوال میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام 28 اگست 2017 کو عمل میں آیا۔ ساہیوال میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر سکیم نمبر 2 فرید ٹاؤن میں واقع ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ساہیوال کے افسران و ملازمین کی تفصیل ضمنی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ساہیوال میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے اپنے قیام سے لیکر اب تک 17,602 احاطوں کا معائنہ کیا، 12,785 احاطوں کو اصلاحی نوٹس / وارننگز جاری کیں، 255 احاطوں کو سر بمہر کیا، 1076 احاطوں کو بھاری جرمانے عائد کیے اور 23 افراد کے خلاف FIRs بھی درج کروائی گئیں۔

(د)فوڈ پریمیسز کو جرمانہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011 کے سیکشن (ca)(1)13 کے تحت کیا جاتا ہے جبکہ وارننگز / اصلاحی نوٹس پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے سیکشن 16 کے تحت جاری کی جاتی ہیں۔ تمام معائنے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے SOPs کے تحت کیے جاتے ہیں۔ ضلع ساہیوال میں معائنوں، وارننگز اور جرمانوں کی تفصیلات جواب (ج) میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 مارچ 2019)

لاہور: مارکیٹ میں موجود برانڈڈ مضر صحت آئس کریم کے تدارک سے متعلقہ تفصیلات

*1037: چودھری اشرف علی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے لاہور میں 34 ہزار 568 لیٹر فیل شدہ آئس کریم اٹھوا دی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چمن آئس کریم کی 13 ہزار 42 اور رائل قلفی کی ایک ہزار 326 لیٹر پراڈکٹس اٹھوا دی گئیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لیبارٹری میں چمن آئس کریم کی 18 اور رائل قلفی کی 3 پراڈکٹس فیل ہوئیں فیل شدہ سیمپلز میں بیکٹیریا کی موجودگی پائی گئی؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ برانڈز کے خلاف کیا قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 4 جنوری 23019 تاریخ ترسیل 14 فروری 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے لاہور میں 25,229 لیٹر فیل شدہ آئس کریم کو تلف کیا۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھاٹی نے چمن آئس کریم کی 12,227 لیٹر اور رائل قلفی کی 60 لیٹر فیل شدہ آئس کریم کو تلف کیا۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ چمن آئس کریم کے 18 نمونہ جات اور رائل قلفی کے 3 نمونہ جات فیل قرار پائے۔ فیل شدہ سیمپلز میں کولیفورم بیکٹیریا کی موجودگی پائی گئی۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے لاہور میں آئس کریم تیار کرنے والے مختلف برانڈز کو چیک کیا اور 70 نمونہ جات تجزیے کے لیے لیبارٹری بھجوائے۔ لیبارٹری رپورٹ کے مطابق آئس کریم کے 8 نمونہ جات پاس اور 62 نمونہ جات فیل قرار پائے اس بنا پر 03 برانڈز کو سربمہر کیا گیا اور 2 کو ایمرجنسی Prohibition آرڈر جاری کیا گیا۔ بعد ازاں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ان برانڈز کی آئس کریم کی ری سیمپلنگ کی اور 160 نمونہ جات حاصل کیے گئے جن میں سے 153 پاس اور 7 فیل قرار پائے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 فروری 2019)

پسرور شوگر مل سے متعلقہ تفصیلات

*1227: رانا محمد افضل: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے ذیلی ادارہ کے تحت قائم پسرور شوگر مل قائم کامیابی سے چلتی رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مل کو فروخت کر دیا گیا ہے یہ کب اور کتنے میں کس پارٹی کو فروخت کی گئی؟

(ج) اس مل کا موجودہ Status کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 15 جنوری 23019 تاریخ ترسیل 22 مارچ 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) جی ہاں

(ب) بروئے رجسٹری بیعہ نامہ نمبر 469 مصدقہ مورخہ 07.04.2006 دفتر سب رجسٹرار پسرور اراضی تعدادی 1196-K 19-M بالعوض مبلغ۔/2,13,69,250 منجانب پسرور شوگر ملز بحق GB شوگر ملز مورخہ 07.04.2006 کو فروخت ہو چکی ہے بقیہ رقبہ تعداد 32K- 2M پسرور شوگر ملز PIDB کے نام ہے۔

(ج) شوگر ملز مندرجہ بالا Non-Functional ہے۔ بمطابق ریکارڈ مال مقبوضہ GB پرائیوٹ لمیٹڈ ہے اور موقع پر تمام رقبہ پر بذریعہ محمد عثمان افضل ڈائریکٹر وغیرہ قابض ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2019)

پنجاب کے گوداموں میں سٹاک گندم سے متعلقہ تفصیلات

*1253: رانا منور حسین: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے گوداموں میں کتنی سٹاک گندم موجود ہے تفصیل بتائیں؟

(ب) محکمہ خوراک کے کتنے پختہ گودام ضلع وائز ہیں؟

(ج) محکمہ خوراک کے کتنے گودام کھلے آسمان تلے بنائے گئے ہیں ضلع وائز بتائیں؟

(د) محکمہ خوراک باردانہ کی تیاری اور معیار کو کس طرح سے اور موسمیاتی تبدیلی کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور اس کیلئے کیا انتظام کیا جاتا ہے؟

(ہ) محکمہ خوراک میں باردانہ کی تقسیم کے وقت سٹاکسٹ سے کس طرح جان چھڑائی جاسکتی ہے جبکہ صحیح حقدار زمیندار کو صحیح طور پر باردانہ آسان طریقہ سے پہنچانے کیلئے کیا حکمت عملی ہے؟

(تاریخ وصولی 18 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 20 مارچ 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) مورخہ 10.04.2019 تک صوبہ بھر کے گوداموں میں 16,99,334 میٹرک ٹن گندم موجود ہے۔

(ب) محکمہ خوراک کے پاس 193 پختہ گودام (خریداری مراکز) موجود ہیں۔ ضلع وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ خوراک کے پاس 189 عارضی خریداری مرکز کھلے آسمان تلے بنائے گئے ہیں۔ ضلع وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گندم ذخیرہ کرنے کے لیے محکمہ خوراک خریداری حدف کے مطابق حسبِ ضرورت پولی پراپلین تھیلہ (گنجائش 50 کلوگرام) اور جیوٹ بوری (گنجائش 100 کلوگرام) خرید کرتا ہے۔ موسم سرما میں اور بارش کے ممکنہ اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے تمام گوداموں میں پولی پراپلین تھیلے میں بھر کر ذخیرہ کی جاتی ہے۔ جبکہ گرم موسم اور بارش سے باردانہ گندم کو محفوظ رکھنے کے لیے گنجیوں میں اندرونی طرف پی پی تھیلہ جبکہ گنجی کے باہر والی طرف بطور حفاظتی حصار جیوٹ بوری ذخیرہ کی جاتی ہے۔ مذید برآں مناسب اونچائی کے تھڑاجات پر گنجیاں ذخیرہ کی جاتی ہیں اور ترپال / گنجی کیپ سے ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے۔ تاکہ گرمی، بارش اور موسمی اثرات سے باردانہ اور گندم محفوظ رہ سکے۔ پی پی تھیلہ جات کی تیاری کے وقت تھیلے کو گرمی کے مضر اثرات سے بچانے

کے لیے خاص کیمیائی اجزاء بھی شامل کیے جاتے ہیں۔ باردانہ کی خریداری کے وقت متعلقہ ماہرین کی سفارش اور سائنٹیفک لیبارٹری سے باقائدہ معیار کی جانچ بھی کروائی جاتی ہے۔

(ہ) محکمہ خوراک نے باردانہ کی منصفانہ تقسیم کے لیے مندرجہ ذیل طریقہ کار اختیار کیا ہے۔

مورخہ 8 اپریل تا 17 اپریل 2019 تک کاشتکاروں سے درخواستیں برائے حصول باردانہ طلب کی ہیں۔ مذکورہ درخواستوں کی کمپیوٹرائزڈ جانچ پڑتال پنجاب لینڈ اتھارٹی صوبائی سطح پر کرے گی اور تصدیق شدہ لسٹیں خریدری مراکز پر آویزاں کر دی جائیں گی۔ صحیح قرار دی جانے والی درخواستیں اور خریداری مراکز سے ملحقہ ایکڑ زیر کاشت کی تعداد کو مد نظر رکھ کر صوبائی نگران کمیٹی فی ایکڑ باردانہ کی حد کا تعین کرے گی۔ ہر ضلع کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کا تقرر بطور ضلعی انچارج خریداری مہم کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2019)

کسانوں کو باردانہ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1269: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کسانوں کو گندم کی خریداری کیلئے باردانہ کی فراہمی کے سلسلہ میں حکومت کی کیا پالیسی ہے؟

(ب) سال 18-2017 اور 19-2018 میں حکومت نے کل کتنے کسانوں کو باردانہ مہیا کیا؟

(تاریخ وصولی 18 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 22 مارچ 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) محکمہ خوراک نے باردانہ کی منصفانہ تقسیم کے لیے مندرجہ ذیل طریقہ کار اختیار کیا ہے۔

مورخہ 8اپریل تا17 اپریل 2019تک کاشتکاروں سے درخواستیں برائے حصول باردانہ طلب کی ہیں۔مذکورہ درخواستوں کی کمپیوٹرائزڈ جانچ پڑتال پنجاب لینڈ اتھارٹی صوبائی سطح پر کرے گی اور تصدیق شدہ لسٹیں خریدری مراکز پر آویزاں کر دی جائیں گی۔ صحیح قرار دی جانے والی درخواستیں اور خریداری مراکز سے ملحقہ ایکڑ زیر کاشت کی تعداد کو مد نظر رکھ کر صوبائی نگران کمیٹی فی ایکڑ باردانہ کی حد کا تعین کرے گی۔ ہر ضلع کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کا تقرر بطور ضلعی انچارج خریداری مہم کیا گیا ہے۔

(ب)سال 18۔2017میں حکومت پنجاب نے کل 4,22,717کاشتکاروں کو باردانہ جاری کیا اور گندم خریدی۔

سال 19۔2018میں حکومت پنجاب نے کل 5,94,495کاشتکاروں کو باردانہ جاری کیا اور گندم خریدی۔

(تاریخ وصولی جواب 11اپریل 2019)

صوبہ میں ذخیرہ شدہ گندم سے متعلقہ تفصیلات

*1314:جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)اس وقت محکمہ کے پاس کتنی گندم ذخیرہ ہے اس میں سے کتنی اوپن سٹاک اور کتنی Covered سٹاک میں ضلع وائز موجود ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب)ذخیرہ شدہ گندم پر روزانہ کی بنیاد پر سود و دیگر کتنے اخراجات آرہے ہیں؟

(ج)Blue Book کے مطابق کتنا سٹاک صوبہ کے عوام کے لئے Food Security Reserve رکھنا ہوتا ہے؟

(د) کیا محکمہ نے آنیوالی سکیم 20-2019 کے Statistics گندم فصل کتنی ہو گی فنڈز / بجٹ کتنا درکار ہو گا۔ سود کی شرح کیا ہو گی طے کر لیے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت آنیوالی گندم کی بروقت خریداری کے لئے مناسب تعداد میں باردانہ کا انتظام کر لیا ہے اور کسانوں / زمینداروں کی سہولت کے لئے خرید گندم کے کیا اقدامات کیے ہیں، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 11 مارچ 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) اس وقت محکمہ خوراک کے پاس 16,99,334 میٹرک ٹن گندم موجود ہے جس میں سے 10,39,715 میٹرک ٹن گندم گوداموں میں ذخیرہ شدہ ہے جبکہ 6,59,619 میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے گنجیوں کی شکل میں ذخیرہ ہے۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ذخیرہ شدہ گندم پر مبلغ 11 کروڑ 14 لاکھ 31 ہزار روپے روزانہ کی بنیاد پر خرچ ہو رہے ہیں۔

(ج) صوبہ کی عوام کے لیے Food Security Reserve کے طور پر 10,00,000 میٹرک ٹن گندم رکھنا ہوتی ہے۔

(د) محکمہ زراعت کے تخمینہ کے مطابق اس وقت گندم کی 19.370 ملین میٹرک ٹن پیداوار متوقع ہے۔ تاہم سکیم 20۔2019 کے تحت 130 ارب روپے مالیت کی گندم کی خریداری کیلئے بینکوں سے قرض کے حصول کے لیے کاروائی زیر عمل ہے۔ جس کے لیے بینکوں سے مورخہ 27 مارچ 2019 کو ٹینڈر حاصل کرنے کے لیے اخبار میں 9 مارچ 2019 کو اشتہار شائع ہو چکا ہے۔

موصولہ پیشکش (بڈز) پر شرح سود کا فیصلہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی بنائی ہوئی کمیٹی زیر سرپرستی وزیر زراعت پنجاب ماہ اپریل 2019 میں کرے گی۔

(ہ) حکومت پنجاب نے کسانوں سے 130 ارب روپے سے زائد مالیت کی گندم خریدنے کے اقدامات مکمل کر لیے ہیں۔ 35 لاکھ میٹرک ٹن گندم کی خریداری کے لیے باردانہ کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔ جبکہ 5 لاکھ ٹن گندم کی خریداری کیلئے باردانہ کی خریداری کا ٹینڈر اخبارات میں شائع کر دیا گیا ہے۔ جس کو بروقت مکمل کر لیا جائے گا۔ گندم خریدری کیلئے 382 سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ مزید براں کاشتکاران کی سہولت کیلئے درج ذیل انتظامات بھی کیے گئے ہیں۔

1۔ باردانہ کی شفاف فراہمی۔

2۔ پنجاب بھر میں کسی بھی بینک برانچ سے رقم کی آسان اور فوری وصولی۔

3۔ کاشتکاروں کو فی بوری ڈیلیوری چارجز کی ادائیگی 9 روپے مقرر۔

4۔ کسانوں کی سہولت کیلئے خریداری مراکز پر کاشتکار نمائندہ گان کی موجودگی۔

5۔ کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے ذریعے کسانوں کی رجسٹریشن اور سٹیزن فیڈ بیک کے زریعے شکایات کا ازالہ۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2019)

صوبہ میں محکمہ خوراک کے پاس ذخیرہ گندم سے متعلقہ تفصیلات

*1333: چودھری اشرف علی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ خوراک کے پاس اس وقت صوبہ میں کتنی میٹرک ٹن گندم موجود ہے؟

(ب) جو گندم موجود ہے اس میں سے کتنی گندم گوداموں میں محفوظ ہے اور کتنی گندم کھلے آسمان تلے پڑی ہوئی ہے؟

(ج) محکمہ خوراک نے سال 17-2016 سے آج تک کن کن بینکوں یا مالیاتی اداروں سے کتنا قرض کن شرائط پر حاصل کیا تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 22 مارچ 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) مورخہ 10.04.2019 محکمہ خوراک کے پاس 16,99,334 میٹرک ٹن گندم موجود ہے۔

(ب) مورخہ 10.04.2019 تک محکمہ خوراک کے پاس 10,39,715 میٹرک ٹن گندم گوداموں میں موجود ہے۔ جبکہ 6,59,619 میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے گنجیوں میں ذخیرہ شدہ ہے۔

(ج) محکمہ خوراک نے 17-2016 میں تقریباً 129 ارب روپے 6.30 فیصد اور 18-2017 میں تقریباً 119 ارب روپے 6.66 فیصد سالانہ کے حساب سے قرض حاصل کیا۔ جس کی بینک وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ قرض درج ذیل شرائط پر حاصل کیا۔

۱۔ محکمہ سود کے علاوہ بینکوں کو 8 / 3 فیصد کے حساب سے کمیشن ادا کرتا ہے۔

۲۔ محکمہ cash credit limit سٹیٹ بینک سے منظور کروانے کا ذمہ دار ہو گا۔

۳۔ محکمہ حکومت پاکستان کی گارنٹی اور Hypothecation of Wheat Stocks بطور سیکورٹی جاری کروانے کا پابند ہو گا۔

۴۔ سود کی ادائیگی کی بنیاد پر ادا کی جائے گی۔ نیز محکمہ بینکوں کو اگلی سہاہی میں 21 یوم کے دورانیہ میں ادا کرنے کا پابند ہو گا۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2019)

مظفر گڑھ میں شوگر ملز مالکان کے ذمہ کسانوں کے واجب الادا بقایاجات سے متعلقہ تفصیلات

*1335: جناب نیاز حسین خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کوٹ ادو (مظفر گڑھ) میں کتنی شوگر ملز کب سے کام کر رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ شوگر ملز کے ذمہ کسانوں کے کتنے بقایاجات ہیں، سال 18-2017 اور 19-2018 کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ملوں نے کماد کی ورائٹی 240 اور CP77400 کو نان ورائٹی قرار دے کر ناجائز کٹوتیاں شروع کی ہوئی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ملز اور ان کے مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 22 مارچ 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ۱۔ فاطمہ شوگر ملز فضل گڑھ سنانواں 1992 سے کام کر رہی ہے۔

۲۔ شیخو شوگر ملز لمیٹڈ 1994 سے چل رہی ہے۔

(ب)فاطمہ شوگر ملز کے ذمہ 18-2017 کے گنے کے واجبات بقایا نہ ہیں۔19-2018 کے واجبات آخری مراحل میں ہے۔ جس کی تفصیل SCR-II میں متعلقہ تمام محکمہ جات کو ہر ماہ کی پہلی اور 15 تاریخ کو باقاعدگی سے دی جارہی ہیں۔

شیخو شوگر ملز نے کرشنگ سال 18-2017 کے تمام واجبات سیزن کے فورََا بعد ہی ادا کر دیے تھے جبکہ کرشنگ سال 19-2018 کے 95 فیصد واجبات ادا کر دیے ہیں اور جبکہ بقیہ 5 فیصد پیمنٹ مورخہ 10.04.2019 تک انشاء اللہ متعلقہ بینکوں میں بھیج دی جائے گی۔

(ج)فاطمہ شوگر مل

گنے کی قسم HSF-240 اور CP-77400 منظور شدہ اقسام ہیں، تاہم HSF-240 کا شمار Midlat maturing اقسام میں ہوتا ہے جو کہ جنوری کے آخری ہفتے میں mature ہوتی ہے۔

اس لیے زمیندار باہمی مشاورت سے ملز کو HSF-240

15 جنوری کے بعد سپلائی کرتے ہیں ان دونوں اقسام پر گنے کی کٹوتی نہ ہے۔

شیخو شوگر مل

CP-77/400 اور HSF-240 منظور شدہ اقسام ہیں جنکی شیخو شوگر ملز نے سیزن شروع تا آخر تک خرید جاری رکھی اور ان پر کوئی کٹوتی نہیں کی گئی۔ مزید برآں ضلعی انتظامیہ کی طرف سے تحصیلدار صاحب بمعہ عملہ ملز ہذا کے کنڈوں پر پورا سیزن تعینات رہے ہیں۔

(د)جواب (ج) مثبت نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2019)</u>

صوبہ میں سکولوں کے باہر مضر صحت اشیاء کی فروخت روکنے سے متعلقہ تفصیلات

*1346: محترمہ راحیلہ نعیم: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت صوبہ بھر کے سکولوں کے باہر فروخت ہونے والی مضر صحت اشیاء کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر اقدامات اٹھائے جارہے ہیں تو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت ان کے خلاف اقدامات کرنے کیلئے سکول انتظامیہ کو اعتماد میں لیتی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی مورخہ 02 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی بعد ازاں مورخہ 18 جولائی 2017 کے نوٹیفیکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں بڑھادیا گیا ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے اور اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے صوبہ بھر میں سکولوں کے باہر ناقص اور مضر صحت اشیاء خوردونوش فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے تاکہ نئی نسل کو بیماریوں سے بچایا جاسکے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ریڑی بانوں اور سڑک کنارے طعام فروخت کرنے والوں کے خلاف بھی کارروائی کرتی ہے اور ان افراد / احاطوں کے خلاف بھی کارروائی کرتی ہے جہاں سے یہ ریڑی بان

مال وغیرہ خریدتے ہیں۔ سال 2018 اور سال 2019 میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے لاہور میں ریڑی بانوں اور سڑک کنارے طعام فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے مختلف عوامی مقامات اور تعلیمی اداروں کے باہر 6151 احاطوں کے معائنے کیے جن میں سے 4229 احاطوں کو اصلاحی نوٹس جاری کیے اور ناقص خوراک ملنے و فروخت کرنے پر 53 احاطوں کو سر بمہر کیا اور 482 احاطوں پر بھاری جرمانے بھی عائد کیے۔ تاہم چیکنگ کے دوران ملنے والی ناقص خوراک کو موقع پر ہی تلف کر دیا گیا۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیمیں گاہے بگاہے تعلیمی اداروں کے ذمہ داران و سربراہان کو "پنجاب ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز فوڈ سٹینڈرڈز ریگولیشنز، 2017" کے تحت معیاری اور غیر معیاری خوراک سے متعلق آگاہی فراہم کرتی ہیں اور بعد از آگاہی خلاف ورزی کی صورت میں تعلیمی اداروں کی کینٹینز کے خلاف کارروائی عمل میں لاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2019)

گوشت کی دکانوں پر جالی لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*1358: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام گوشت بیچنے والی دکانوں پر جالی لگانے کا حکم ہے اس حکم کے باوجود لاہور میں اکثریت دکانوں میں جالی نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عملہ ان دکانوں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیتا حکومت اس بابت کیا کارروائی کر رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی معیاری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے صوبہ بھر میں وقتاً فوقتاً آگاہی مہموں Awareness Session کا انعقاد کرتی ہے۔ تاہم اس سلسلے میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے لاہور میں گوشت سے متعلق آگاہی کی مہم کا انعقاد کیا جس میں تقریباً 1370 افراد نے شرکت کی اور پنجاب فوڈ اتھارٹی کی اس آگاہی مہم سے فائدہ اٹھایا اور اس بات کی یقین دہانی کروائی کہ آئندہ سے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کرتے ہوئے دوکانوں کے باہر جالی لگائیں گے۔

(ب) اس بات میں بالکل صداقت نہ ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا عملہ غیر معیاری گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرتا ہے۔ بلکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

سال 2018 میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 16087 گوشت کی دوکانوں کا معائنہ کیا جن میں 12518 گوشت کی دوکانیں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق کام کر رہی تھیں جبکہ غیر معیاری گوشت فروخت کرنے اور پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے جاری ہدایات پر عمل درآمد نہ کرنے پر 66 دوکانوں کو سربمہر کیا گیا اور 1797 بھاری جرمانے عائد کیے گئے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2019)</u>

لاہور	محمد خان بھٹی
مورخہ 20 اپریل 2019	سیکرٹری

بروز پیر مورخہ 22اپریل 2019 کو محکمہ خوراک کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	سید حسن مرتضیٰ	381
2	محترمہ مومنہ وحید	884
3	جناب محمد ارشد ملک	1314-994
4	چودھری اشرف علی	1333-1037
5	رانا محمد افضل	1227
6	رانا منور حسین	1253
7	محترمہ عنیزہ فاطمہ	1269
8	جناب نیاز حسین خان	1335
9	محترمہ راحیلہ نعیم	1358-1346

نواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 22۔اپریل 2019

فہرست غیر نشان زدہ سوالات وجوابات

بابت

محکمہ خوراک

گوجرانوالہ ہوٹلوں میں مردہ جانوروں کے گوشت کی فروخت اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

230: چودھری اشرف علی: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ گوجرانوالہ کے بعض ہوٹلوں اور علاقوں میں مردہ، لاغر اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کیا جارہا ہے؟

(ب) محکمہ کے پاس گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کا کیاMechanism ہے؟

(ج) محکمہ نے جنوری2018سے آج تک گوجرانوالہ میں ناقص گوشت فروخت کرنے والے کتنے ہوٹل مالکان ودیگر افراد کے خلاف کیاکارروائی کی؟

(د) محکمہ نے مذکورہ بالا عرصہ میں کتنی مقدار میں ناقص گوشت پکڑااور اس گوشت کو کہاں پر کن افسران واہلکاران کی موجودگی میں تلف کیاگیا؟

(ہ) محکمہ شہریوں کو حلال جانوروں کا صحت منداور تازہ گوشت فراہم کرنے نیز مردہ، لاغراور بیمار جانوروں کے گوشت کی روک تھام کے لئے کیااقدامات اٹھارہاہے؟

(تاریخ وصولی17اکتوبر2018 تاریخ ترسیل5نومبر2018)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ گوجرانوالہ کے ہوٹلوں میں مردہ، لاغر اور بیمار مرغیوں کا گوشت فروخت کیا جارہاہے کیونکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی میٹ سیفٹی ٹیمیں باقاعدگی سے سلاٹرہاوسز کا معائنہ کرتی ہیں تاکہ کوئی مردہ، لاغر و بیمار جانور ذبح نہ کیا جاسکے۔اسی طرح میٹ سیفٹی ٹیمیں ہوٹلوں اور گوشت کی دوکانوں کا بھی باقاعدگی سے معائنہ کرتی ہیں۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی میٹ سیفٹی ٹیمیں موقع پر تھرمومیٹر کے ذریعے ٹمپریچر چیک کرتی ہیں اور گوشت کی موجودہ صورت حال دیکھ کر اندازہ لگایاجاتاہے کہ گوشت بدبودار نہ ہویار نگت تبدیل نہ کرچکا ہو مزید شک کی بنا پر گوشت کے نمونہ جات ٹیسٹنگ کے لیے لیبارٹری بھجوائے جاتے ہیں۔

(ج) سال2018ءسے تاحال گوجرانوالہ میں گوشت فروخت کرنے والے1920 احاطوں کا معائنہ کیا گیا جن میں سے 26 گوشت کی دوکانوں / احاطوں کو ناقص گوشت فروخت کرنے کی وجہ سے سربمہر کیا گیا، 1601 گوشت کی دوکانوں / احاطوں کو اصلاحی نوٹسز جاری کیے اور 181 احاطوں کو بھاری جرمانے عائد کیے گئے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ کی میٹ سیفٹی ٹیموں نے سال 2018ء سے اب تک مختلف گوشت کی دوکانوں / احاطوں سے تقریبا 3711 کلو ناقص و غیر معیاری گوشت پکڑا اور متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر آپریشنز کی موجودگی میں تلف کیا گیا۔

(ہ) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے عام شہریوں تک صحت مند اور تازہ گوشت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے مخصوص میٹ سیفٹی ٹیمیں تشکیل دی ہیں جو کہ روزمرہ کی بنیادوں پر سلاٹر ہاؤسز اور گوشت کی دوکانوں / احاطوں کا معائنہ کرتی ہیں تاکہ عوام تک تازہ اور صحت مند گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 مارچ 2019)

صوبہ میں ناقص دودھ کی روک تھام کیلئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

340: محترمہ عشرت اشرف: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ بھر میں ناقص دودھ کی سپلائی کی روک تھام کیلئے حکومت کیا اقدام اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 3 دسمبر 2018 تاریخ ترسیل 4 جنوری 2019)

جواب

وزیر خوراک

پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 02 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی بعد ازاں مورخہ 18 جولائی 2017 کے نوٹیفیکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ناقص دودھ کی روک تھام کے لیے ہر سطح پر انتہائی اہم اقدامات اٹھائے ہیں اس ضمن میں صوبہ بھر میں دودھ والے 17,950 احاطوں کا معائنہ کیا گیا اور ان میں سے 12821 کو اصلاحی نوٹس جاری کیے گئے، 1567 کو جرمانے عائد کیے گئے، غیر معیاری دودھ کی فروخت پر 203 احاطوں کو سربمہر کیا گیا اور ملاوٹ جیسے اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث 13 افراد کے خلاف FIR درج کروائی گئیں جبکہ غیر معیاری 112,397 لٹر دودھ 270 کلو مکھن اور 3167 کلو دہی اور 1487 لٹر کریم تلف کی گئی۔

علاوہ ازیں پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں شہریوں کو خالص اور تازہ دودھ کی فراہمی کے لیے مختلف شہروں کے داخلی راستوں پر بھی ناکے لگا کر دودھ کی چیکنگ کرتی ہے۔ سال 2018ء میں فوڈ سیفٹی و ڈیری سیفٹی ٹیموں نے 19,994 دودھ والی گاڑیوں میں موجود 3,207,349 لٹر دودھ چیک کیا اور 293,144 لٹر دودھ غیر معیاری ہونے کی بنا پر موقع پر تلف کر دیا۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جنوری 2019)

محکمہ خوراک میں Deputation پر تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

387: محترمہ فردوس رعنا: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں محکمہ ہذا اور اس کے ذیلی محکمہ جات میں کن کن عہدہ جات پر اور کن کن اسامیوں پر کون کون سے اہلکار دیگر محکمہ جات سے ڈیپوٹیشن پر اور کتنے عرصے سے تعینات چلے آرہے ہیں۔ ایسے تمام افسران / اہلکاران کے نام بشمول عہدہ جات، تاریخ تقرری بطور ڈیپوٹیشن، کوالیفیکیشن، پتہ جات، ڈومیسائل و دیگر تمام تفصیلات ایوان کی میز پر رکھی جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ وضع کردہ قواعد و ضوابط کی روح سے کسی بھی عہدے پر ڈیپوٹیشن / مستعار پر لئے جانے والے افسران و اہلکاران کی تعیناتی کا عرصہ تین سال سے زائد نہیں ہوتا؟

(ج) کیا وجہ ہے کہ محکمہ ہذا اور اس کے ذیلی محکمہ جات میں کئی ایک اہم عہدہ جات پر ایسے اہلکاران و افسران ڈیپوٹیشن پر مسلسل کام کرتے چلے آرہے ہیں جن کا عرصہ تعیناتی متذکرہ حیثیت میں تین سال سے زائد ہو چکا ہے؟

(د) اگر جزو ہائے "ب"، "ج" کا جواب اثبات میں تو کیا محکمہ ہذا ایسے تمام اہلکاران و افسران جو تین سال سے زائد عرصہ سے بطور ڈیپوٹیشن محکمہ اور اس کے ذیلی محکموں میں کام کر رہے ہیں ان کے Parent محکمہ جات میں واپس کرنے کے لئے تحرک کرے گا؟

(ہ) اگر جزو ہائے "د" کا جواب اثبات میں ہے کب تک اگر نہیں ہے تو کیوں اور کن وجوہات کی بناء پر اور اس قانون کے مطابق متذکرہ ڈیپوٹیشن پالیسی پر عملدر آمد نہیں کیا جاسکے گا؟

(تاریخ وصولی 11 جنوری 2019 تاریخ ترسیل 30 جنوری 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) محکمہ ہذا میں بطور ڈیپوٹیشن تعینات افسران / اہلکاران کے نام بشمول عہدہ جات، تاریخ تقرری بطور ڈیپوٹیشن، کوالیفیکیشن، پتہ جات، ڈومیسائل و دیگر تمام تفصیلات ضمنی نمبر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ وضع کردہ قواعد وضوابط کی روح سے کسی بھی عہدے پر ڈیپوٹیشن / مستعار پر لئے جانے والے افسران واہلکاران کی تعیناتی کا عرصہ تین سال سے زائد نہیں ہوتا تاہم ڈیپوٹیشن دورانیہ میں مزید ایک سال کی توسیع کا اختیار محکمہ خزانہ کے پاس ہے۔ مزید بر آں ڈیپوٹیشن دورانیہ میں چار سال سے زائد توسیع کے لیے گورنر سے منظوری بذریعہ سمری لی جاتی ہے۔ ڈیپوٹیشن پالیسی ضمنی نمبر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی میں تاحال کسی ڈیپوٹیشن ملازم / افیسر کی تعیناتی مدت تین سال سے زیادہ نہ ہے۔

(د) جزوہائے (ب) اور (ج) کا جواب صرف ان افسران واہلکاران کے لیے اثبات میں ہے جن کا عرصہ تعیناتی کسی بھی محکمہ میں تین سال سے زائد ہو جبکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی میں کسی بھی افسر واہلکار کا عرصہ ملازمت تین سال سے زائد نہ ہے۔

(ہ) جزوہائے (د) کے مطابق کسی بھی افسر واہلکار کا عرصہ تعیناتی / ڈیپوٹیشن دورانیہ تین سال سے زائد نہیں ہے تاہم جیسے ہی افسران واہلکاران کا عرصہ تعیناتی / ڈیپوٹیشن دورانیہ تین سال پورا ہو جاتا ہے تو پالیسی کے مطابق ان کو پے رنٹ ڈیپارٹمنٹ میں واپس بھیج دیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 مارچ 2019)

صوبہ میں فی من گنے کی قیمت مقرر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

394: جناب نصیر احمد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے گنے کی فی من قیمت خرید کتنی مقرر کی ہے؟

(ب) کیا صوبہ میں گنا مقرر کردہ نرخوں پر خرید کیا جا رہا ہے؟

(تاریخ وصولی یکم فروری 2019 تاریخ ترسیل 15 فروری 2019)

جواب

وزیر خوراک

(الف) حکومتِ پنجاب نے گنے کی فی من قیمتِ خرید 180 روپے مقرر کی ہے۔

(کاپی نوٹیفیکیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) جی ہاں صوبہ بھر میں حکومتِ پنجاب کے مقرر کردہ نرخوں پر گنا خرید کیا جا رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 اپریل 2019)

لاہور | محمد خان بھٹی

20 اپریل 2019 | سیکرٹری